باوجود اپنے درس وتدریسی مشاغل کے اس کے معیار میں کوئی فرق نہیں آنے دیا اسی طرح یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ محدث کسی کے چندہ کا محتاج نہیں صرف ایک عالی ہمت ہستی کی سرپرستی اس کو حاصل ہے اسی کی برکت سے وہ اپنی بہاریں خوش اسلوبی کے ساتھ گذارتا چلا جارہا ہے اور دوسرے صحافتی شاہکاروں کی طرح حباب بحر ثابت نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلك۔ محدث کی اس کامیابی پر ناظرین بھی قابل مبارکباد ہیں کہ انھوں نے اس کے مضامین سے دلچسپی لی اور اراکین کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کو مزید خدمات کا موقع عنایت فرمایا۔

"صدائے کربلا"

(ازمدیر)

محدث کا یہ پرچہ جس وقت آپ کے پاس پہنچے گا، گو اس وقت تک ملک میں محرم کی دھوم دھام ختم ہوچکی ہوگی۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی رسمی اور غیر شرعی یادگار کا غلغلہ فرو ہوچکا ہوگا۔ لیکن تاہم وہ لوگ جو اس حادثۂ کبریٰ پر صرف ہنگامی اور رواجی طور پر روپیٹ کر "اظہار محبت" کرنا محض ناپسندی نہیں بلکہ اس بزدلانہ حرکت کو اس شہید اکبر مجاہد اعظم کی کسر شان سمجھتے ہیں، اتنی جلد اس واقعہ کو فراموش نہ کرچکے ہوں گے۔ بلکہ ان کی آنکھوں سے بناوٹی آنسوؤں کے تار، زبانوں سے نالہ وشیون، ہاتھوں سے سینہ کوبی کے بجائے، دلوں میں حمایت حق کی خاطر قربانی وفداکاری کے جذبات پرورش پارہے ہونگے۔ یہی وہ جذبہ ہے جسے لیکر حضرت امام حسینؓ میدان کربلا میں آئے تھے پس جو سبق وہ ہمیں دے گئے ہیں وہ وہ نہیں جو آج ہم اپنی عزاداری اور نوحہ خوانی کی مجلسوں میں کررہے ہیں۔ بلکہ وہ ولولہ انگیز سبق تو وہ ہے جو "صدائے کربلا" کے عنوان سے ایک نظم کی صورت میں محدث کی اسی اشاعت کے ص۲۶ پر شائع ہورہا ہے۔ ہم اس بہترین اور عبرت انگیز نظم کو شائع کرتے ہوئے، اپنے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس نظم کو بار بار پڑھیں، پورے تاثر اور صحیح احساس کے ساتھ پڑھیں اور کربلا سے آنیوالی اس "آواز" پر توجہ سے کان دھریں کہ اسی میں ہماری حیات کا راز اور بقا کا انحصار ہے ...... یہ "آواز" نہ صرف کربلا ہی سے آرہی ہے بلکہ درحقیقت "یہ صدا" ہر اس معرکہ کارزار سے نکلکر فضا رعالم میں گونج رہی ہے۔ جس کے ذرات کو شہدائے اسلام کے مقدس خون کے چھینٹوں سے رنگین ہونیکا شرف حاصل ہوا ہے۔ یہ پیغام ہر اس میدان سے ہمارے کانوں میں پہنچ رہا ہے۔ جس میں حق کی خاطر مظلوم مسلمانوں کی نعشیں خاک وخون میں تڑپی ہیں۔ یہ صور بیداری ہر اس رزمگاہ سے پھونکا جارہا ہے۔ جس میں مجاہدین اسلام کی کٹی ہوئی گردنوں سے خون کے فوارے چھوٹے ہیں۔ پس میرے نوجوان دوستو! آؤ، احساس وبیداری کے ساتھ سنو! کہ شہید کربلا کا یہ خطاب تمہیں سے ہے ؎

حفظِ ناموسِ وفا میں جان سے کیسی دریغ؟ — بے خبر! اس راہ میں تو جان جانا چاہیئے
جان جاتی ہے اگر راہ صداقت میں تو جائے — موت آتی ہے تو آئے، اس کو آنا چاہیئے
جان جانے کیلئے ہے اسکا ایسا غم نہیں — آن رہنے کیلئے ہے وہ نہ جانا چاہیئے